آزادی سے پہلے ہندوستان کی مسلم سیاسی تنظیمیں و جماعتیں

کلیدی الفاظ: #ہندوستان#مسلم سیاسی تنظیم#مسلم سیاسی جماعتیں# آل انڈیا مسلم لیگ

ثناء جبین، ریسرچ اسکالر
ڈاکٹر محمد خورشید عالم، اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ علم سیاسیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،، حیدرآباد

تلخیص:

ہندوستان دنیا کے جمہوری ممالک میں سے ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوری نظام رکھنے والے ملک کے لیے سیاسی جماعتیں لازمی ہے اور ہندوستان میں سیاسی جماعتیں کوئی نیاء تصور نہیں ہے یہ آزادی سے قبل سے چلی آرہی ہیں اور اسی وقت سے نظریاتی تقسیم کے سبب ملک میں شناخت پر مبنی تنظیمیں و جماعتیں وجود میں آنے لگی۔ مسلمانوں کی شناخت پر مبنی کئی سماجی، معاشی، مذہبی، تعلیمی، تجارتی اور سیاسی تنظیمیں وجود میں آئی۔ یہاں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے مسلمانوں کے اقتصادی، سماجی اور سیاسی حقوق کی حصولی کے لیے بالخصوص مسلم سیاسی جماعتیں اور مسلم سیاسی تنظیمیں کوشش کررہی تھیں۔ آزادی سے قبل کی تمام مسلم تنظیموں اور جماعتوں میں سب سے اہم آل انڈیا مسلم لیگ تھی اس نے ملک کے مسلمانوں کی نشونماء و ترقی کے ساتھ ساتھ کل ہندوستان کی مسلم سیاست کو واحد پلاٹ فارم فراہم کی تھی۔ اس مقالہ کا مقصد آزادی سے قبل کی مسلم سیاسی تنظیموں اور مسلم جماعتوں کا تفصیل سے مطالعہ ہے۔ مقالہ میں بیا

نیہ تحقیقی طریقہ کارکو استعمال کیا گیا ہے اور مقالہ کی نوعیت وضاحتی اور مواد کے تجزیہ پر مبنی ہے۔

تمہید:

ہندوستان کو دنیا کے جمہوری مما لک میں بڑا جمہوری ملک مانا جاتا ہے۔1۔
جمہوریت کا تصور یہ ہے کہ معاشرے کے اندر ہر فرد کو اتنی جسمانی اور ذہنی آزادی حاصل ہو کے وہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی شخصیت کی مکمل نشونماء کر سکے
.جمہوری نظام کیلیے سیاسی جماعتیں لازمی ہے 2۔ ایک جمہوری ملک و جمہوریت کی کامیابی کا انحصار بہتر طور پر منظم سیاسی جماعتوں سے ہے۔ ہندوستان میں سیاسی جماعتیں اور جمہوری طرز حکومت کوئی نیاء تصور نہیں ہے یہ آزادی سے قبل اٹھارویں صدی سے چلا آرہا ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک کے ساتھ ساتھ کثر الثقافتی اور کثر المذہبی ملک ہے۔ حسن نقوی نے ہندوستان کے تعارف میں اپنی کتاب "ہمارا قدیم سماج" میں لکھتے ہیکہ ہندوستان جرمنی، فرانس اور برطانیہ کی طرح ایک ہی شناخت کی بنیاد پر بنا ہوا ملک نہیں ہے جن میں ایک قوم، ایک نسل اور ایک رنگ کے لوگ رہتے ہیں جو ایک مذہب رکھتے ہوئے ایک ہی زبان بولتے ہیں، بلکہ پورے یورپ کی طرح ایک براعظم ہے جس میں مختلف مذہب، رنگ، نسل، زبان، تہذیب اور ثقافت کے لوگ رہتے ہیں" 3۔ ہندوستان کی ایک خصوصیت یہ ہیکہ ہندوستان کثیر المذہبی ملک ہے جس میں مختلف مذاہب ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، جین و بدھ مت سب مل جل کر رہتے ہیں اس لیے ہندوستان کو گنگا جمنا تہذیب کا گہوارہ کہا جاتا ہے۔ یہ علاقائی پھیلاو ثقافتی ولسانی تقسیم کے علاوہ سماجی طبقاتی استحکام اور فرقہ وارانہ نظریاتی تقسیم بھی رکھتا ہے۔ 4۔ نظریاتی تقسیم کے سبب ملک میں ماقبل آزادی سے ہی شناخت پر مبنی تنظیمیں و جماعتیں وجود میں آنے لگی۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے سیاسی، سماجی و معاشی مفاد کی حصولی کے لیے مختلف تنظیمیں وجود میں لانے لگی یہ تنظیمیں

مختلف قسم کی ہوتی تھی جیسے مذہبی، معاشی، تعلیمی، ثقافتی، تجارتی اور سیاسی وغیرہ۔ اس مقالہ میں آزادی سے قبل کی مسلم سیاسی تنظیموں اور مسلم جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ہندوستان کے مختلف علاقوں کے مسلمانوں کے اقتصادی، سماجی اور سیاسی حقوق کی حصولی کی کوشش کر رہی تھی۔ ہندوستان میں مسلم سیاسی جماعتیں اور مسلمانوں کی سیاست میں حصہ داری آزادی سے ہی ملتی ہے۔

ہندوستان میں مسلم سیاسی تنظیمیں اور مسلم جماعتوں کا آغاز

ہندوستان میں مسلم سیاسی تنظیموں اور جماعتوں کا آغاز آزادی سے قبل ہی ہوا۔ اُس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ کانگریس اور سرسید کے پیروکار میں بٹا ہوا تھا تو دوسری جانب مسلمانوں کا ایک حصہ اپنے اپنے علاقائی سطح پر مسلمانوں کے مختلف مسائل کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان مسائل کے حل نکالنے کے لیے تنظیمیں بنانا شروع کیا۔ ابتداء میں یہ تنظیمیں بلخصوص سیاسی مقاصد اور سیاسی اصول وضوابط کی بنیاد پر نہیں بنائی گئی تھی بلکہ تعلیمی، مذہبی اور ثقافتی تنظیموں کی شکل میں ہوتی تھی اور اس میں سیاسی سرگرمیوں کے متعلق افعال انجام دیئے جاتے تھے۔ نصف اٹھارویں صدی کے بعد سے باضابطہ پولیٹیکل ایسوسی ایشن کے نام سے تنظیمیں بنائی جانے لگی جیسے سنٹرل نیشنل محمدان ایسوسی ایشن، محمدان پولیٹیکل ایسوسی ایشن اور محمدان سنٹرل ایسوسی ایشن وغیرہ۔ جو مسلمانوں کی ترقی کے لئے کام کرتی تھیں۔ یہ تنظیمیں جسامت کے لحاظ سے کہیں بڑی اور کہیں چھوٹی کل ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھیں۔ جن میں سے چند اہم سیاسی تنظیموں اور جماعتوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

محمدان لیٹریسی سوسائٹی، یہ اٹھارویں صدی کی ایک تعلیمی تنظیم تھی جس کا آغاز بنگال کے مشہور مسلم لیڈر نواب عبدالطیف نے 1863ء میں کیا۔ اس سوسائٹی کا جلسہ ہر ماہ کلکتہ میں منعقد ہوا کرتا تھا5۔ عبدالطیف کو برصغیر ہند-پاک-بنگلہ دیش میں

مسلم نشاۃ ثانیہ کا علمبردار کہا جاتا ہے۔6 سوسائٹی کے بانیوں نے اس ادارے کا اہم مقصد "مسلمانوں کے اعلیٰ تعلیمی یافتہ طبقوں کو خطابات اور مجلسِ مذکرہ کے ذریعے ادب، سائنس اور سماج کے مختلف موضوعات کے بارے میں مفید معلومات بہم پہنچانا قرار دیا تھا لیکن اس میں مسلمانوں کے سیاسی حالات اور ان کے مسائل پر بھی گفتگوں کیا کرتے تھے۔اس سوسائٹی نے مسلمانوں کے سیاسی حالات جاننے اور مسلمانوں میں سیاسی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی 7 ۔اس طرح دوسرے مقصد کے لیے بنائی گئی تنظیموں میں سیاسی مسائل پر گفتگو ہوتی تھی لیکن بعد میں سید امیر علی نے مسلمانوں کو سیاسی پلاٹ فارم پر لانے کے لیے ایک منظم کوشش کا آغاز کیا۔امیر علی پہلے رہنماء تھے جنہوں نے سیاسی افعال کو انجام دینے کے لیے علیٰحدہ سیاسی تنظیموں کی ضرورت کو محسوس کیا۔ان کا خیال تھا کہ کسی دوسرے مقصد کے لیے بنائے جانے والی تنظیموں میں سیاسی سرگرمیوں کے افعال انجام دینے سے بہتر ہیکہ ایک علٰحیدہ سیاسی تنظیم ہو جس میں مکمل افعال سیاست و سیاسی سرگرمیوں سے متعلق ہو۔امیر علی نے ملک کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے درمیان سیاسی تعاون کو فروغ دیتے ہوئے 200 اراکان پر مشتمل ایک سیاسی تنظیم نیشنل محمدان اسوسیشن کا قیام 1877 کو عمل میں لایا 8 اور 1883 میں اس کا نام تبدیل کر کے "سنٹرل نیشنل محمدان اسوسی ایشن" رکھا گیا اور اسے ہندوستان کے پہلی سیاسی تنظیم کے طور پر متعارف کیا گیا 9 ۔ اس ایسوسی ایشن نے مسلمانوں کی مشکلات کو حکومت کے سامنے پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس کے قیام کے بعد اُس وقت موجود کئی مسلم تنظیمیں یا تو اس سے جڑ گئی یا اس کے ماڈل پر اپنی تنظیموں کو دوبارہ منظم کیا 10 ۔اس ایسوسی ایشن کا مقصد مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے مقاصد کو حاصل کرنا، اخلاقی اقدار کا احیاء اور مسلمانوں کے فکری ورثے کے بارے میں ان کی تخلیق نو کے لیے بیداری کو فروغ دینا وغیرہ تھا۔امیر علی نے اپنی انتھک کوششوں سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں تقریباً 50 سے زائد اس کی

شاخیں کھولنے میں کامیاب ہوئے جو بنگال، بہار، بمبئی، متحدہ صوبوں، پنجاب وغیرہ میں تھیں 11 ؎۔ یہ ایسوسی ایشن مسلمانوں کے مفادات کے لیے کسی بھی سیاسی تنظیم کے ساتھ تعاون کے لیے تیار تھی۔ محمدان ایسوسی ایشن نے مسلمانوں کو جدیدیت کی طرف راغب کر نے اوران کے سیاسی شعور کو بیدار کرنے کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تنظیم نے اجلاسوں، فکری تبادلوں اور سالانہ کانفرنسوں کا اہتمام کیا۔ یہ تنظیم اخبارات اور جلسوں کے ذریعہ حکومت کی توجہ مسلمانوں کے حقوق اور مسائل کی طرف مبذول کرواتی تھی۔ تنظیم بنیادی طور پر مسلمانوں کی تعلیم اور سیاسی ترقی سے متعلق تھی۔ سنٹرل نیشنل محمدان ایسوسی ایشن کے قیام سے پہلے ہندوستانی مسلمانوں کی کوئی بھی ایسی سیاسی تنظیم موجود نہیں تھی جو حکومت کے روبرو وفادارانہ اور آزادانہ انداز میں اسی ملک کے مسلمانوں کی کثیر آبادی کی امیدوں، امنگوں اور ضروریات وخواہشات کی ترجمانی کر سکے 12 ؎۔ امیر علی 1904 میں ہندوستان سے لندن چلے گئے تو تنظیم کمزور ہوگئی اور بعد میں زاوال ہوگئی 13 ؎۔

سنٹرل نیشنل محمدان ایسوسی ایشن کی طرح مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایک اور منظم سیاسی تنظیم محمدان پولیٹیکل ایسوسی ایشن تھی۔ اس کا قیام نواب وقارالملک، کچھ معارف ودانشوار مسلمانوں سے میٹنگ کرتے ہوئے 1901 میں عمل میں لایا۔ جس کا مقصد مسلمانوں کی شکایت کو معتدل اور احترام کے ساتھ حکومت کے سامنے رکھنا، مسابقتی امتحانات میں مسلمانوں کو اہلیت دلوانا ،مسلمانوں میں سیاسی شعور کو بیدار کر تے ہوئے سیاسی اداروں میں شمولیت حاصل کروانا وغیرہ تھا۔ اسی طرح کی تنظیموں کے علاوہ کچھ مسلم سیاسی تنظیمیں شاہی نظام ریاست کو برقرار رکھنے کے لیے وجود میں آئی جیسے اتحاد بین المسلمین تھی۔ اس کا قیام 1927 میں نواب محمد نواز خاں نے مسلمانوں کی سماجی، معاشی اور تعلیمی ومعاشرتی ترقی حاصل کرنے کیلئے کیا تھا لیکن اس میں ان سب کے

ساتھ ساتھ سیاسی کارکردگی کے افعال انجام دیئے جاتے تھے۔

مسلم رہنماوں اور مسلم تنظیموں نے یہ محسوس کیا کے بعض ذمہ دار مسلم رہنماوں کی ہمہ جہتی کوششوں کے باوجود مسلمانوں کی سیاسی حالت میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہوئی اگر چہ مسلمانوں کے حالات پہلے سے بہتر ضرور ہوئے تھے لیکن نہ تو یہ وقت کے تقاضوں اور نہ ہی ان کے حسب حال کے مطابق تھی اس کی وجہہ مسلمانوں کی کوئی ایک مضبوط سیاسی جماعت کا نا ہونا تھا۔ ہندوستانی سیاست کے متعدد تشریحات نے یہ دعوی کیا ہے کہ کسی بھی اقتصادی وسماجی ترقی، سیاسی ترقی سے منسلک ہے 14۔ اور اُس وقت مسلمان انڈین نیشنل کانگریس میں حصہ لیتے، سرسید کی پیروی کرتے اور علاقائی سطح پر چھوٹی تنظیموں کے ذریعے سیاسی افعال انجام دے رہے تھے 15۔

مسلم رہنماوں نے مسلمانوں کو سیاست کی طرف لانے اور سیاسی میدان میں ان کی تعداد بڑھانے کیلیے 1 اکٹوبر 1906 کو شملہ ڈیپوٹیشن عمل میں لایا جس کی سر براہی آغا خاں سوم نے کی 16۔ یہ کانفرس ہندوستان کے تمام صوبوں سے 35 ممتاز مسلم رہنماوں اور لارڈ منٹو پر مشتمل تھی 17۔ اس کا مقصد لارڈ منٹوں کو مائل کرنا تھا۔ تاکہ مسلمانوں کی تاریخی اہمیت اور سیاسی مقام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو سیاست میں زیادہ نمائندگی ملے 18۔ مسلمانوں کی ایک متحدہ منظم مسلم سیاسی جماعت بنانے کا خیال ومنصوبہ اس کانفرس سے حاصل ہوا۔ کانفرس کے بعد ڈھاکہ کے نواب سلیم اللہ خان نے تمام مسلمانوں کو متحدہ کرنے اور اپنے برادری کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئ مسلم جماعت کے قیام کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کیا اور ہندوستان کی پہلی منظم مسلم سیاسی جماعت مسلم لیگ عمل میں آئی۔

آل انڈیا مسلم لیگ (All Indian Muslim League) کا قیام 30 دسمبر 1906 کو عمل میں لایا۔ مسلم لیگ کے قیام میں خواجہ سلیم اللہ، آغا خاں سوم، وقار الملک، سید امیر علی

،سید نبی اللہ، خان بہادر غلام، مصطفی چودھری وغیرہ اہم تھے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد صرف مسلمانوں کی سیاسی، سماجی، تعلیمی اور معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے رکھی گئی تھی۔ آ ل انڈیا مسلم لیگ جو بنیادی طور پر اکثریتی صوبوں کے مسلمانوں کے لیے تھی، ایک دہائی کے اندر کل ہند کی مسلم سیاسی جماعت کا مرکز بن گئی 19۔ مسلم لیگ کے قیام کے وقت بنائے گئے پارٹی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

- ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کی حفاظت اور احترام کے ساتھ حکومت کی ضروریات اور خواہشات کی نمائندگی کرنا۔
- ہندوستان کے مسلمانوں میں دیگر برادریوں کے خلاف دشمنی کے جذبات کو ابھارنے سے روکنا۔

آل انڈیا مسلم لیگ اپنے قیام 1906 تا آزادی ہند یا تقسیم ہند 1947 تک ہندوستان کی سیاست میں ایک اہم مسلم سیاسی جماعت تھی۔ اس نے کئی سال ملک اور مسلم برادری کے سیاسی مفادات کی خدمت انجام دی۔ اسے ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد تسلیم شدہ سیاسی جماعت تسلیم کیا جاتا تھا 20۔ مسلم لیگ کے قیام سے قبل ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی، سماجی حالات پسماندگی کی خصوصیت رکھتے تھے 21۔ 22 مارچ 1940 کو مسلم لیگ نے اپنا سالانہ اجلاس محمد علی جناح کی صدارت میں لاہور میں منعقد کیا اور اس اجلاس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے قیام کی قرارداد پیش کی۔ اس لاہور قرارداد کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کے کچھ ارکان نے اس کی مخالفت کی اور لیگ سے علیحدہ ہو کر آل انڈیا جمہور مسلم لیگ کی بنیاد رکھی۔

آل انڈیا جمہور مسلم لیگ (All India Jamhur Muslim League)

کا قیام مغفور اعزازی نے 1940 میں عمل میں لایا جس کا مقصد محمد علی جناح کے دوقومی نظریہ پر مبنی علیحدہ پاکستان کی مخالفت کرنا تھا 22۔ مغفور اعزازی ،جمہور مسلم

لیگ کے پہلے جنرل سکریڑی کے طور پر خدمات انجام دی 23۔ پارٹی کا پہلا اجلاس بہار کے مظفر پور میں منعقد ہوا جس میں محمود آباد کے راجہ صدر اور ڈاکٹر مغفور احمد اعزازی جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔محمود آباد کے راجہ ایک طویل عرصہ سے جناح کے خاندانی دوست تھے۔انہوں نے بعد میں اپنا ذہن بدل کر 1941 میں جناح کے لیگ میں شامل ہو گئے 24۔ان کے جانے کے بعد مغفور اعزازی نے پارٹی چلانے کی کوشش کی اور بلا آخر یہ کانگریس میں ضم ہوگئی۔

اسی دور میں ''جمعیت علمائے ہند(Jamiat-Ulama-I-Hind)'' نے بھی ہندوستان کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔اس کا قیام 1919 میں عبدالباری فرنگی محالی، احمد سید دہلوی، کیفایت اللہ دہلوی، ابراہیم سیال کوٹ اور ثناء اللہ امرتسری نے کیا۔باظاہر یہ ایک مذہبی تنظیم تھی لیکن یہ کانگریس کے ساتھ تعاون میں رہتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کی فراہمی وحفاظت میں مدد کی۔اس نے برطانوی ہندوستان میں مسلمانوں کو متحد کرنے اور مسلمانوں کے سیاسی وسماجی حقوق کی حصولی کے لیے کوشش کی۔جمعیۃ علماء کے قائدین ابتداء سے ہی ہندوستان کے لیے مکمل آزادی کا مطالبہ کرتے آرہے تھے۔جمعیت نے ہندوستان چھوڑو تحریک کی کامیابی میں ناقابلِ فراموش خدمت انجام دی۔جمعیت علمائے ہند میں مولانا حفیظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا قاسم شاہجہان پوری، مولانا شاہد فاخری، مولانا محمد اسماعیل سنبھلی اور مولانا اختر السلام وغیرہ کے نام قابلِ ذکر تھے 25۔

آل انڈیا جمہور مسلم لیگ اور جمعیت علماء ہند کی طرح متحدہ قومیت کی خواہشند ایک اور مسلم سیاسی جماعت آسام سے بھی تھی جس کا نام " آسام ویلی پارٹی

صوبہ آسام کی مشہور مسلم سیاسی جماعت تھی۔جس کا نظریہ متحدہ قومیت تھا۔اس کی بنیاد

1937 میں آسام کے محمد سعد اللہ نے رکھا۔ یہ آسام میں 1946-1937 کے دوران انڈین نیشنل کانگریس کے بعد آسام کی دوسری سب سے بڑی سیاسی جماعت تھی۔اس پارٹی نے اپنے متحدہ قومیت کے نظریہ کو بدل دیا اور اس نے قیام پاکستان کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔اس پارٹی کے ساتھ ساتھ کشمیر کی پارٹی نے بھی مسلم لیگ کے مقصد کو حاصل کرنے میں اس کی مدد کی اور وہ جماعت آل جموں کشمیر مسلم کانفرس تھی۔

آل جموانیڈ کشمیر مسلم کانفرنس کو شیخ عبداللہ اور چودھری غلام عباس نے اکٹوبر 1932 میں ریاست جموں وکشمیر میں قائم کیا۔ یہ کشمیر کی پہلی مسلم سیاسی جماعت تھی ۔"مسلم کانفرس" کے صدر شیخ عبداللہ تھے۔ شیخ عبداللہ اوران کے ساتھی کشمیر کے مولوی عبداللہ کے تقاریروں سے متاثر ہوکر پارٹی کے مقاصد و منشور کو تبدیل کرتے ہوئے ریاست کے تمام لوگوں کی نمائندگی کرنے والی جماعت کے طور پر 11 جون 1939 میں پارٹی کا نام تبدیلی کرکے اس کو " آل جموانیڈ کشمیر نیشنل کانفرنس" کردیا۔شیخ عبداللہ نے واضح طور پر کہا کہ مسلم کانفرس جدوجہد کے لیے وجود میں آئی تھی صرف مسلمانوں کے لیے نہیں۔معاشرے کے مظلوم طبقات کے حقوق کے لیے یہ کام کرتی ہے 26۔

ہندوستان میں جب مکمل آزادی کی مانگ ہورہی تھی تو پارٹی نے ہندوستان کی حمایت کی لیکن پارٹی کے کچھ رہنما غلام عباس کی صدارت میں نیشنل کانگریس سے علحیدگی اختیار کرتے ہوئے پرانی مسلم کانفرس کو زندہ کیا اور اس کانفرس نے پاکستان کی قیام کا ساتھ دیا۔اس طرح آزادی کے وقت جموو کشمیر نشنل کانگریس کے دو حصہ ہوگئے ایک گروپ نے متحدہ ہندوستان کا ساتھ دیا دوسرے نے علحیدہ پاکستان کا۔ہندوستان کی حمایت کرنے والا گروپ آزادی کے بعد بھی ہندوستان میں قائم ہے۔کشمیر کی سیاست میں پارٹی آج بھی آل جموں وکشمیر نیشنل کانفرس کے طور پر اہم افعال انجام دے رہی ہے۔

جمعیت علماء ہند، آل انڈیا جمہور مسلم لیگ ،آسام ویلی پارٹی کی طرح

ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کی مانگ کے ساتھ ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت کرنے والی ایک اہم مسلم جماعت مسلم نیشنلسٹ پارٹی تھی۔اس کا قیام مالک لال خان کی صدارت میں عمل میں آیا۔اس پارٹی کی بنیاد ہندوستان کی تحریک آزادی کی حمایت اور ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت پر رکھی گئی۔پارٹی نے ابتداء میں کانگریس کی حمایت نہیں کی لیکن اس نے سیکولرازم اور متحدہ ہندوستان کی حمایت کی اور پارٹی نے بالآخر متحدہ ہندوستان کے لیے کانگریس کے ساتھ کام کیا۔اس کے سب سے نمایاں رہنما آصف علی تھے۔

ماقبل آزادی کی مسلم سیاسی جماعتوں میں سے ایک مجلس احرار اسلام بھی تھی۔پارٹی کو 29 دسمبر 1929 کو برطانوی راج کے دور میں شہر لاہور میں سید عطاءاللہ شاہ بخاری اور ان کے رفیقوں مولانا ظفر علی خان، شیخ حسام الدین، مولانا حبیب الرحمان لودھیانوی، ماسٹر تاج الدین انصاری نے ملکر اس کی بنیاد رکھی۔یہ پارٹی ''احرار'' کے نام سے جانی جاتی تھی۔یہ پارٹی تمام سیاسی جماعتوں سے آزاد تھی۔اس کا مقصد نظریہ حکمت الٰہی (اللہ کے حکم سے حکومت) تھا۔یہ احرار پارٹی کی کارکردگی میں افضل حق نے اہم رول انجام دیا۔افضل حق کو مفکرِ احرار یا احرار پارٹی کا دماغ کے نام سے جانا جاتا تھا 27 ۔ احرار کو کامیاب بنانے میں اس کے مختلف قائدین کے ساتھ ساتھ سید عطاءاللہ شاہ بخاری کا بھی اہم کردار رہا 28 ۔ شاہ جی نے مجلس احرار السلام کی بنیاد متحدہ ہندوستان کے لیے ڈالی۔احرار میں تمام فرقوں کے مذہبی رہنما سنی بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث اور شیعہ مجلس احرار کے رکن تھے اور اس کے علاوہ خلافت تحریک کی حمایت کرنے والے ہندوستانی مسلمان بھی شامل تھے 29 ۔اس کے قائدین اور ممبرس کا تعلق تمام فرقہ وارانہ فرقوں سے تھا لیکن وہ عموماً دیوبندی نظریہ کے ساتھ تھے۔احرار کسی مخصوص سیاسی جماعت کی حمایت نہیں کرتی تھی۔جس پارٹی کا مقصد اتحاد کو قائم کرنا ہوتا تھا احرار اس کا ساتھ دیتی

تھی30۔

ہندوستان میں بہت سے مسلمانوں کو مسلم لیگ اور کانگریس سے شکایت تھی اور یہ مسلمان لیگ اور کانگریس کے بجائے ایک قومیت کی بنیاد پر جماعت بنانا چاہتے تھے۔ ان حالات میں بہار کے مسلمانوں نے اپنی علیحدہ جماعت قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور مولانا ابول محسن سجاد((Maulana Abul Muhasin Sajjad) نے 1935 میں "مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی" کا قیام رکھا. نظریاتی طور پر یہ کانگریس سے مشابہت رکھتی تھی۔ مسلم آزاد پارٹی کانگریس کے اتحاد میں حکوت بنانا چاہتی تھی تاکہ مسلم لیگ کو ایک بہتر جواب دیا جا سکے کہ ہندو اور مسلمان، یہ دوسب سے بڑی مذہبی اکثریت یکساں وقار اور حقوق کے ساتھ رہ سکتے ہیں لیکن کانگریس نے خاموشی سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا جس سے مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی اور مسلمانوں کو سخت جھٹکا لگا . جمعیت العلماء ہند, امارت شرعیہ اور ایم آئی پی نے لیگ کی مخالفت کی اور کانگریس کی حمایت کی31۔ ماقبل آزادی ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مختلف مسلم سیاسی تنظیمیں اور جماعتوں نے مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے اور ان کے حقوق کی حصولی میں اہم رول ادا کیا۔

نتائج:

ہندوستان کی آزادی سے قبل جتنی بھی سیاسی جماعتیں تھیں چاہے وہ کانگریس کے ساتھ ہو یا مسلم لیگ کے ساتھ ہو یا ان دونوں سے علحیدگی اختیار کر کے بنائی گئی ہوں یہ تمام جماعتیں اور ان کے با اثر مسلم رہنماوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے مختلف پہلوں سے ترقی کرنے کی کوشش کی۔ آزادی سے قبل کی تمام مسلم سیاسی جماعتوں میں قابل ذکر آل انڈیا مسلم لیگ تھی۔ مسلم لیگ نے آزادی سے قبل ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی میں اور ہندوستان کی سیاست کو بدلنے میں اہم رول ادا کیا۔ مسلم لیگ کو اس کے مقصد میں کامیاب بنانے میں کچھ مسلم تنظیموں کے طرف سے حوصلہ

افزائی ملی تھی ایسانہیں تھا کہ مسلم لیگ کے قیام کے وقت سے ہی لیگ کا مقصد علحیدہ
قوم تھا بلکہ یہ ہندوستان میں بدلتے ہوئے سیاسی حالات کے سبب بنا۔

REFERENCE

1- Mujeeb, M.(1967).The Indian Muslims, National Council for Development Urdu Language. New Delhi.P, 33.

2-Dalton, J.Russell., Farrell,M.David.,& McAllister,Ian.(2011) Political Parties & Democratic Linkage. OUP Oxford.P,198

3-Naqvi,Saqi Hasan.S.(1998).Hamara Qadeem Samaj,National Council for the Development of Urdu Language. New Delhi. P, (?)

4-Ansari, Iqbal.A.(1989).The Muslim Situation in India . S.K.Ghanni. Sterling Publishers Private Limited. New Delhi. p1

5-S,Firdous.(2015).Role of Nawab Abdul Latif in the Development of Modern Education in Colonial Bengal. Proceeding of the Indian History Congress. JSTORE.Vol.76pP,7

6- M,S.Alam.(1999) Abdul Latif's Utilitarian Social Reforms: An Evalution, Journal of the Pakistan

Historical Society. Google Scholar.P1

7-Zakaria,Rafiq.(1997) Sardar Patel Aur Hindustani Musalman. Translated by Mazhar Mohiuddin,Anjuman Taraqqi Urdu. New Delhi, P,79

8-Zakaria,Rafiq. Loc.cit.,P,53.

9- Raju,Zakir.Hossain.(2015).Bangladesh Cinema and National Identity.Routledge Taylor&Francis.

10-Sharma,J.N.(1998)Encyclopaedia of Eminent Thinker The Political Thought of Sir Syed Ahmad Khan. Concept Publishing Company,New Delhi.P.56

11-Khan,Muhammad.Majlom(2013).The Muslim Heritage of Bengal: The Lives,Thoughths and Achievement of Great Muslim Scholar, Writing and Reforms of Bangladesh and West Bengal, Kube Publishing ltd.P,183.

12-Visram,R.(2015)Ayahs,Lascars and Princes The Story of Indians in Britain 1700-1947.Routledge Taylor & Francis Group.P.99

13-www.banglapedia.org.Central-National-Muhammadan-Association18/8/2021.

Accessed on 29-3-2022.

14-Zoya,Hasan.(2002).Parties and Party Politics in India. Oxford University Press. New Delhi. P,21

15-Ansari, Iqbal.A.(1989) The Muslim Situation in India. S.K.Ghanni. Sterling Publishers Private Limited. New Delhi.P,64

16-Chakravarty, Debadutta.(2003) Muslim Separatism and the Partition of India. Atlantic Publishers and Distributors. Rajouri Garden, New Delhi. P, 20

17-P,Hardy.(1972) The Muslims of British India. Cambridge University Press. The Syndics of the Cambridge University Press Bentley House, London.New York.P,154.

18-Pubby, Vipin.(1996) Shimla then and Now. Second Revised Edition. Indus PublicationCompany. New Delhi.P,43

19-Haq,Mushirul(1970) Muslim Politics in Modern India (1857-1947).Meenakshi Prakashan.Meerut.P, 147

20-Malik, Nadeem.S.(2013). The All India Muslim League and Allama Iqbal's Allahabad Address,1930: Archives of freedom movement. Pp.

153-154.Iqbal Academy pakistan

21-Bahadur,Lal.(1954)The Muslim League, ts History, Activities and Achievement. Rawatpara.Agra. P,9

22-Sajjad, Mohammad .(January 2011). Muslim Resistance to Communal Separatism and Colonialism in Bihar: Nationalist Politics of the Bihar Muslims. South Asian History and Culture. 2 (1): p.28

23-Governement of India . Maghfoor Ahmad Ajazi.Unsung Heroes Detail 75 Azadi ka Amrit Mahotsav. Accessed on 16-4-2022.

24-Teltumbde,Anand(2016)Sinners of Partition. Reviewed Work: Muslim against Partition : Revisiting the Legacy of Allah Bakhsh and Other Patriotic Muslims by Shamsul Islam. Economic and Political Weekly. Vol.51,No.18 pp24-25.

25-Razi,Ahmad.Kamal.(2014) Tahreek Azadi-E-Hind Me Musalmano ki Qurbaniyan .Darya Ganj.New Delhi.Pp58-60

26-Bhat, Paryaz.A(2017)Conversion of Muslim Conference into National Conference in Jammu

and Kashmir-A Historical
Prospective.International Journal of Research
.Volume.04,Issue,1.p 656.

27-Awan,Samina. Muslim Urban Politics in Colonial
Punjab: Majlis-i-Ahrar's Early Activism?
Pp,241-42

28-https://punjab.global.ucsb.edu/sites/default/files/sitefiles/journals/volume16/no2/5-San

29-Adil, Amna(2021)Interesting fact about Syed
Attaullaha Shah Bukhari. Majlis-I-Ahrar Party.
Election box. Accessed on 15-4-2022.

30- Ahmad, Syed N.(1991) Origins of Muslim
Consciousness in India: a world-system
perspective. New York u.a: Greenwood Press,. p.
175

31--Sajjad, M. (2010). Muslim Resistance to Communal
Separatism and Colonialism in Bihar: Nationalist
Politics of the Bihar Muslims. South Asian History
and Culture, 2(1)p, 24

☆☆☆